سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا

(سورة الإسراء ١)

بیت المَقْدِس کو اسرائیل کے چنگل سے آزاد کیا جائے

Free Baitul Maqdis from Clutches of Israel

बैत-उल-मक्दिस को इस्राईल के चंगुल से आज़ाद (मुक्त) किया जाए

مولانا محمد نجیب قاسمی سنبھلی

Dr. Mohammad Najeeb Qasmi

डॉ॰ मुहम्मद नजीब क़ासमी संभली

www.najeebqasmi.com

00966 508237446

Palestine with neighbor countries: Jordan, Syria, Lebanon & Egypt

فلسطین دنیا کے قدیم ترین ممالک میں سے ایک ہے جس کی حدود اِس وقت اردن، سوریا، لبنان اور مصر سے ملتی ہیں۔

Israel captured Baitul Maqdis city (Jerusalem) in 1967, which was with Muslims since 637 continuously except near about 100 years.

بیت المَقْدِس شہر پر 1967ء سے اسرائیل نے غاصبانہ ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ یہ مقدس شہر 637ء سے مسلمانوں کا ہی رہا ہے۔

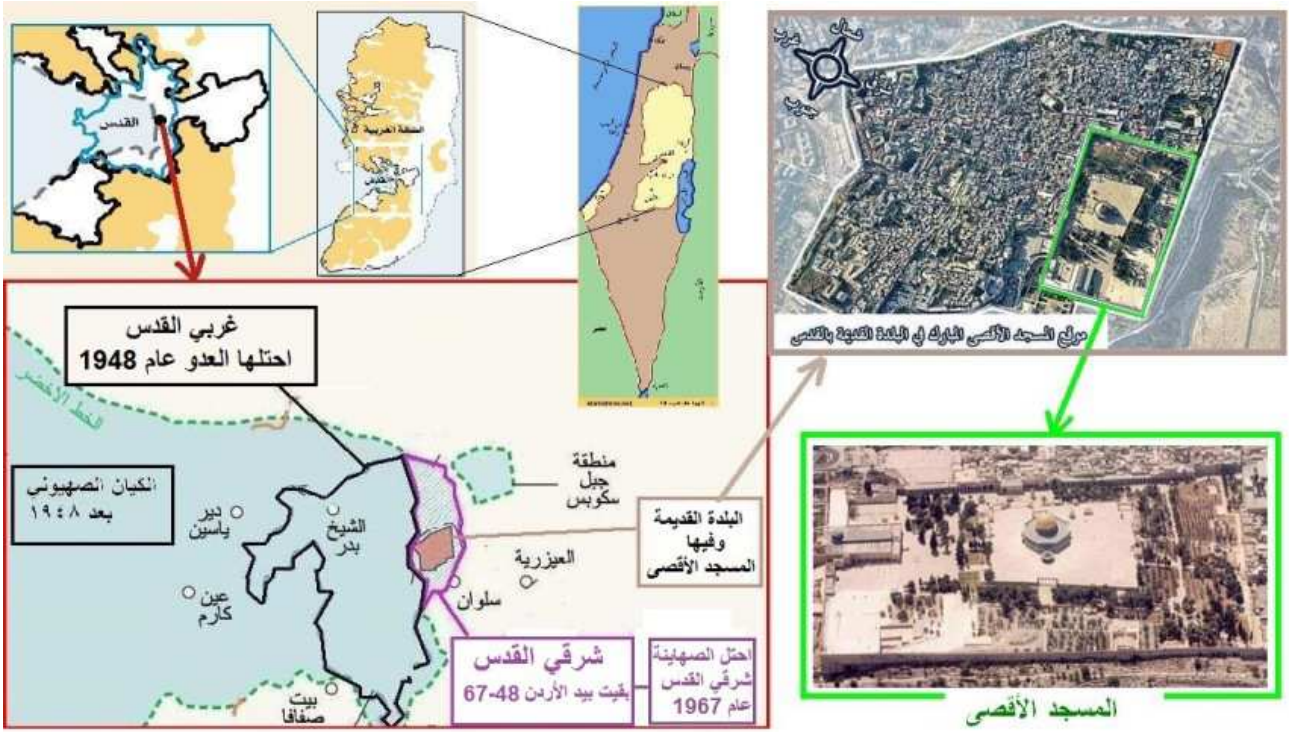

A view of Baitul Maqdis City, Capital of Palestine, Israel calls it "Jerusalem".

بیت المَقْدِس فلسطین کے ایک مقدس شہر کا نام ہے، جس کو عربی میں القُدس کہتے ہیں۔ اس شہر میں مسجد اقصیٰ واقع ہے۔ شہر بیت المقدِس کو اسرائیل یروشلم (Jerusalem) کہتا ہے، ہمیں حتی الامکان بیت المقدِس ہی کہنا چاہئے۔

१९६७ ई. में फ़िलिस्तीन के अन्य क्षेत्रों के साथ "अलकुदुस" शहर पर भी इस्राईल ने क़ब्ज़ा कर लिया, इस तरह १९६७ ई. में वह मुक़द्दस शहर भी मुसलमानों के हाथ से निकल गया, जहाँ "मस्जिद-ए-अक़्सा" मौजूद है जो मुसलमानों का "क़िब्ला-ए-अव्वल" है.

Masjid-e-Aqsa is not only the Al-Qibli Masjid (with the silver/ black dome) or the Dome of the Rock. It is in fact the whole region highlighted:

چہار دیواری میں واقع مختلف مسجدوں اور قبّوں پر مشتمل تمام عمارتیں مسجد اقصیٰ کا حصہ ہیں۔

Al-Qibli Masjid in Masjid-e-Aqsa

مسجد قِبَلِیْ مسجد اقصیٰ کا ایک حصہ ہے جو مسجد اقصیٰ میں قبلہ کی طرف واقع ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیت المقدس کی فتحیابی کے موقع پر اس کی تعمیر کا حکم دیا تھا۔ اسی جگہ پانچوں وقت کی نماز باجماعت اور نماز جمعہ ادا کی جاتی ہے۔ مسجد قبلی اور قبۃ الصخراء کے علاوہ پوری مسجد اقصیٰ بغیر چھت کے ہے جس میں تقریباً پانچ لاکھ لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اس شہر پر مسلمانوں کی فتح یابی سے قبل تک
اس سرزمین پر یہودیوں اور عیسائیوں کے درمیان متعدد جنگیں ہوئی ہیں جن میں ہزاروں افراد کا قتل عام ہوا ہے۔

Dome of the Rock "Qubbat al-Sakhrah" was built by Caliph Abdul Malik.

مسجد اقصیٰ کے صحن میں جو سنہرا قبۃ الصخراء نظر آتا ہے وہ مسجد اقصیٰ کا صرف ایک حصہ ہے، جس کو خلیفہ عبد الملک بن مروان نے (685ء۔ 691ء) تعمیر کروایا تھا۔ تاریخی کتابوں میں مذکور ہے کہ اسی جگہ سے آخری نبی حضور اکرم ﷺ معراج کی رات براق پر حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ آسمانوں کی طرف گئے تھے۔

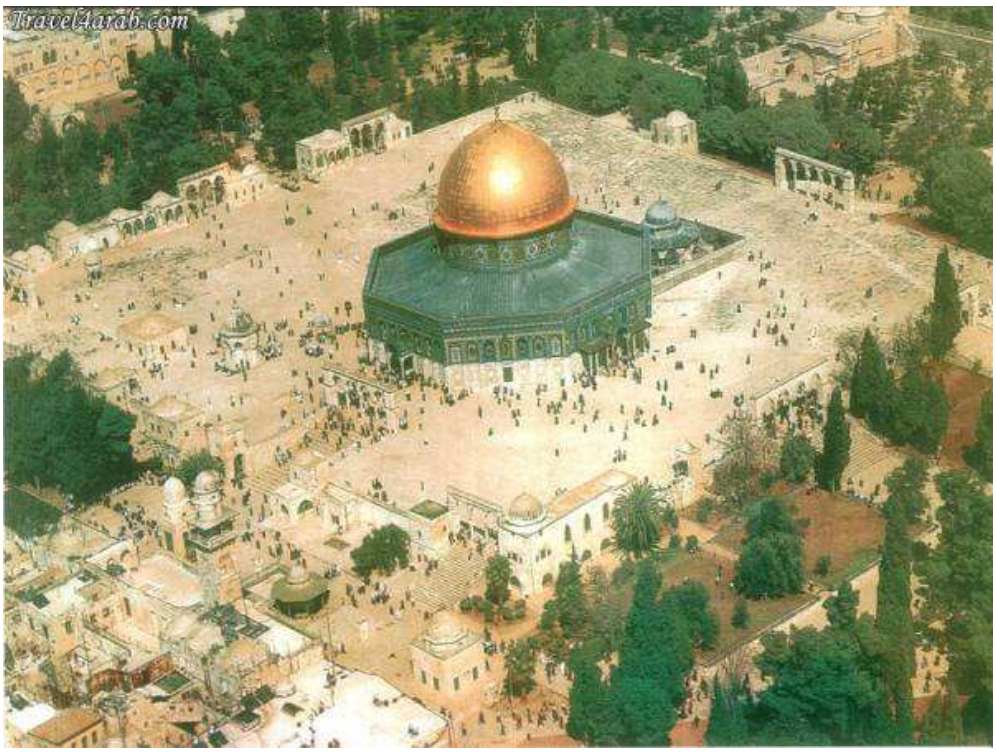

اسی مبارک شہر (القدس) میں قبلہ اوّل واقع ہے جس کی طرف نبی اکرم ﷺ اور صحابۂ کرام نے تقریباً ۱۶ یا ۱۸ ماہ نمازیں ادا فرمائی ہیں۔ اس قبلۂ اول کا قیام مسجد حرام (مکہ مکرمہ) کے چالیس سال بعد ہوا۔

Masjid-e-Aqsa has a very special place in the hearts of the entire Muslim community due to its unique and rich history as a place of worship that is so closely intertwined with the lives of many of the Prophets of Islam, as well as for its special status as a Masjid to which travel is recommended and in which reward is increased. It is a special and blessed Masjid of vast size comprising 144,000 square metres in size (covering approximately 1/6th of the entire area of the Old City of Baitul Maqdis) and with capacity to accommodate in the region of 500,000 worshippers.

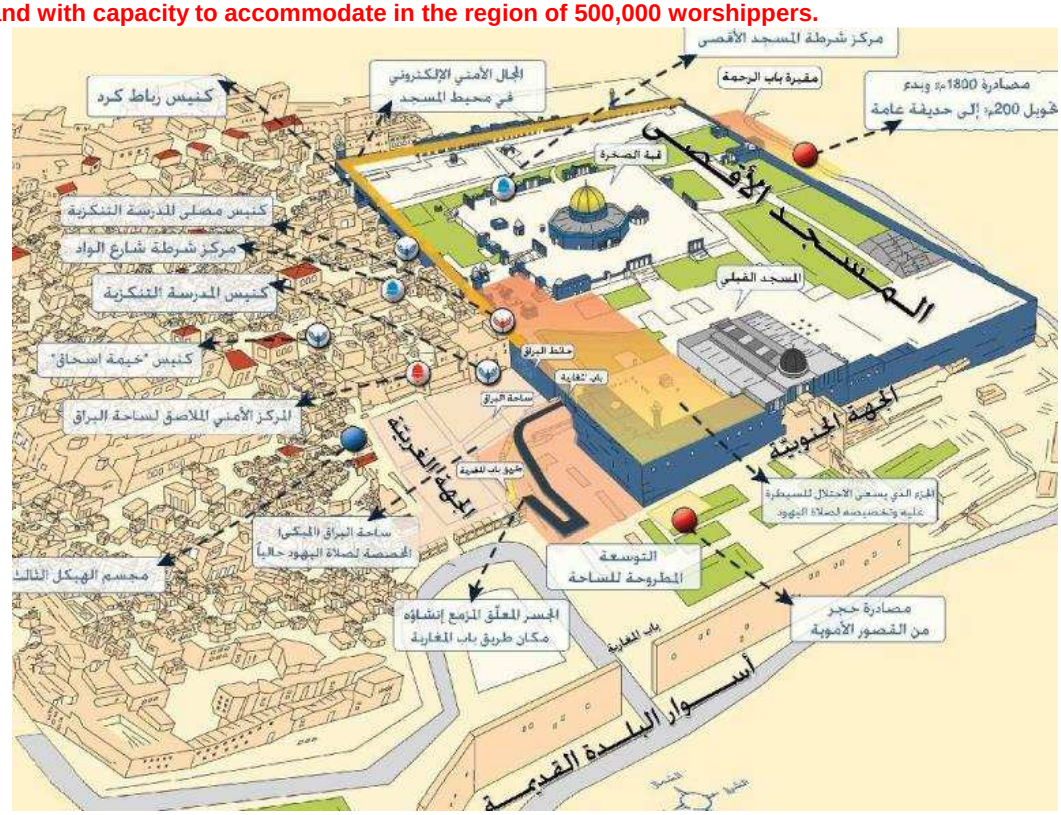

1187ء میں حضرت صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے القدس شہر کو عیسائیوں کے قبضہ سے چھڑایا۔

شہر القدس (یروشلم) سے جہاں مسلمانوں کا خصوصی تعلق ہے، وہیں یہودیوں اور عیسائیوں کے لیے بھی یہ مقدس سرزمین ہے۔

بیت المقدس کو اسرائیل کے چنگل سے آزاد کیا جائے

امریکہ میں گزشتہ سال عہدۂ صدارت کے انتخابات ہونے سے قبل ہی دنیا کی مختلف امن پسند تنظیموں و اداروں اور متعدد سیاسی شخصیات نے ڈونلڈ ٹرمپ کے صدر منتخب ہونے پر دنیا میں امن وسلامتی کے لیے خطرہ کا اظہار کیا تھا۔ چنانچہ خود امریکہ میں ٹرمپ کی جیت پر جو مخالف مظاہرے اور احتجاجات ہوئے وہ اس سے قبل وہاں دیکھنے میں نہیں آئے۔ نیز 2017 میں امریکہ میں جو دہشت گردی کے واقعات رونما ہوئے وہ اس کی واضح علامت ہیں۔ 20 جنوری 2017 کو ٹرمپ نے امریکہ کے عہدۂ صدارت کی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد سے اب تک متعدد ایسے فیصلے کیے ہیں جن کی وجہ سے امریکہ کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی وہ تنقید کا نشانہ بنے ہیں۔ ٹرمپ کے بعض فیصلوں پر خود امریکی عدالتوں نے بھی پابندی لگائی جن پر ٹرمپ کو بہت ذلت کا سامنا بھی کرنا پڑا۔

اپنی شدت پسندی اور مسلم مخالف پالیسی کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے تمام عالمی قوانین، قراردادیں اور بین الاقوامی برادری کے متفقہ فیصلوں کی دھجیاں اڑاکر ٹرمپ نے 6 دسمبر 2017ء کو یہ اعلان کرڈالا کہ اب وہ امریکی سفارت خانہ کو اسرائیل کے شہر تل ابیب سے ہٹاکر فلسطینی دارالخلافہ "القدس" منتقل کردے گا، جس کو بیت المقدس بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ آج سے سو سال قبل دسمبر 1917ء میں برطانوی حکومت نے اپنی ظالمانہ وغاصبانہ پالیسی کے تحت عثمانی حکومت سے کم وبیش ایک ماہ کی جنگ کے بعد اس مقدس سرزمین کو مسلمانوں سے چھین لیا تھا۔ غرضیکہ ٹرمپ کے اعلان کے مطابق اب اسرائیل کا دارالحکومت تل ابیب نہیں بلکہ وہ بیت المقدس شہر ہوگا جو آج بھی عالمی پیمانہ پر فلسطین کا ایک شہر ہے، جس پر اسرائیل کا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ اُس نے 1967ء سے اُس پر ناجائز قبضہ کررکھا ہے۔ اسرائیل نے اپنی ہٹ دھرمی کا ثبوت دے کر 1980ء میں بیت المقدس شہر کو اسرائیل کا دارالحکومت بنانے کا اعلان کرکے تمام سرکاری دفاتر من جملہ پارلیمنٹ ہاؤس، سپریم کورٹ اور وزیر اعظم وصدرِ ملک کے گھر بیت المقدس شہر میں منتقل کردئے ہیں، لیکن اسرائیل کے اس ظالمانہ فیصلہ کے 37 سال گزرنے کے باوجود دنیا کے کسی بھی ملک نے آج تک بیت المقدس شہر کو اسرائیلی حکومت کا دارالحکومت تسلیم نہیں کیا ہے۔ اسی وجہ سے کسی بھی ملک کا اسرائیل کے لیے سفارت خانہ بیت المقدس شہر میں نہیں ہے۔ بلکہ تمام سفارت خانے تل ابیب شہر میں ہی قائم ہیں۔ امریکہ کے یروشلم ایمبیسی ایکٹ 1995ء کے تحت 31 مئی 1999ء سے قبل اسرائیل میں امریکی سفارت خانہ کو القدس شہر منتقل ہونا تھا لیکن 22 سال گزرنے کے باوجود اس پر آج تک عمل درآمد نہیں ہوسکا اور ہر چھ ماہ کے لیے اس کو مؤخر کردیا جاتا ہے۔ یکم جون 2017ء کو ٹرمپ بھی اس کو ایک بار مؤخر کرچکے ہیں، یکم دسمبر 2017ء کو دوسری مرتبہ چھ ماہ کے لیے مؤخر کرنے کے بجائے اسرائیل کے دباؤ میں آکر ٹرمپ نے بالآخر 6 دسمبر 2017ء کو یہ اعلان کرڈالا کہ وہ القدس شہر میں اپنا سفارت خانہ منتقل کرے گا۔ ٹرمپ کے اس فیصلہ سے دنیا میں ہلچل مچ گئی ہے۔ عرب ممالک سمیت مسلم رہنماؤں اور بین الاقوامی برادری نے ٹرمپ کے اس فیصلہ کی مذمت کی ہے کیونکہ ٹرمپ کے اس فیصلہ سے حالات خراب ہوں گے، خونریزی اور قتل وغارت گری میں اضافہ ہی ہوگا اور اس مذموم فیصلہ کی وجہ سے دنیا ایک ایسی جنگ کی طرف جاسکتی ہے، جس سے دنیا میں تباہی کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔ اس لیے امن پسند لوگوں کو چاہئے کہ ٹرمپ کے اس فیصلہ کی ڈٹ کر مخالفت

کریں۔ چنانچہ اقوام متحدہ نے بھی ٹرمپ کے اِس فیصلہ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ مسلم حکمرانوں کو بھی چاہئے کہ اس موقع پر آپسی اختلافات کو پس پشت ڈال کر ایک آواز سے بین الاقوامی اداروں اور علاقائی تنظیموں کے ذریعہ امریکہ پر دباؤ ڈالیں کہ وہ اپنے مذموم فیصلہ کو پہلی فرصت میں واپس لے۔ نیز اس موقع پر مسلمانوں سے درخواست ہے کہ قبلہ اوّل کی یہودیوں کے چنگل سے مکمل آزادی کے لیے اللہ تعالیٰ سے خصوصی دعائیں کریں کیونکہ مسجد اقصیٰ میں یقیناً پنج وقتہ نماز ادا کی جاتی ہے لیکن جس شہر میں مسجد اقصیٰ واقع ہے، یعنی بیت المقدس اُس کا مکمل نظم ونسق اسرائیلی حکومت کے پاس ہے۔ اور اس مقدس شہر میں مسلمانوں کی آبادی کو کم کرنے اور یہودیوں کی آبادی کو بڑھانے پر مکمل پلاننگ کے تحت کام کیا جارہا ہے۔ آیئے اس موقع پر اس مقدس سرزمین کے متعلق تاریخی حقائق سے آگاہی حاصل کریں۔

فلسطین دنیا کے قدیم ترین ممالک میں سے ایک ہے جس کی حدود اِس وقت اردن، سوریا، لبنان اور مصر سے ملتی ہیں۔ یہ در اصل پورا علاقہ (سوریا، لبنان، فلسطین اور اردن) تاریخی کتابوں میں ملک شام سے موسوم ہے۔ فلسطین کا سب سے مشہور شہر القدس ہے، جسے بیت المقدس بھی کہتے ہیں اور اسرائیل اسے یروشلم (Jerusalem) کہتا ہے۔ مسلمانوں، عیسائیوں اور یہودیوں تینوں بڑے آسمانی مذہبوں کے لیے یہ مقدس شہر ہے۔ اسی مبارک شہر "القدس" میں قبلہ اوّل واقع ہے جس کی طرف نبی اکرم ﷺ اور صحابۂ کرام نے تقریباً 16 یا 18 ماہ نمازیں ادا فرمائی ہیں۔ اس قبلۂ اول کا قیام مسجد حرام (مکہ مکرمہ) کے چالیس سال بعد ہوا۔ مسجد حرام اور مسجد نبوی کے بعد سب سے بابرکت وفضیلت کی جگہ مسجد اقصیٰ ہے، جس کی زیارت کے لیے نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کی تعلیم دی ہے۔ اسی سرزمین میں واقع مسجد اقصیٰ کی طرف ایک رات آپ ﷺ کو مکہ مکرمہ سے لے جایا گیا اور وہاں آپ ﷺ نے تمام انبیاء کی امامت فرما کر نماز پڑھائی، پھر بعد میں اسی سرزمین سے آپ ﷺ کو آسمانوں کے اوپر لے جایا گیا جہاں آپ ﷺ کی اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضری ہوئی۔ اس سفر میں آپ ﷺ نے جنت وجہنم کے مختلف مناظر دیکھے اور سات آسمانوں پر آپ ﷺ کی مختلف انبیاء کرام سے ملاقات ہوئی۔ یہ مکمل واقعہ رات کے ایک حصہ میں انجام پایا۔ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کے اس سفر کو اسراء اور مسجد اقصیٰ سے اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضری کے اس سفر کو معراج کہا جاتا ہے۔

16 ہجری (637ء) میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اس مبارک شہر (بیت المقدس) کو فتح کرکے وہاں اسلامی حکومت کا قیام عمل میں آیا۔ خلیفہ عبد الملک کے عہد میں یہاں عالیشان مسجد اقصیٰ اور قبۃ الصخراء کی تعمیر کی گئی۔ بیت المقدس کی فتحیابی کے 462 سال بعد 1099ء میں پہلی صلیبی جنگ کے موقع پر عیسائیوں نے اس شہر پر قبضہ کرکے 70 ہزار مسلمانوں کو شہید کر دیا تھا، مگر صرف 88 سال بعد 1187ء میں حضرت صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے القدس شہر کو عیسائیوں کے قبضہ سے چھڑایا۔ 1228ء سے 1244ء تک بھی اس شہر کو مسلمانوں سے چھین لیا گیا تھا۔ غرضیکہ یہ مبارک شہر (بیت المقدس) صرف سو سال کے علاوہ 637ء سے 1917ء تک مسلمانوں کے ہی قبضہ میں رہا ہے۔ اور اس شہر میں رہنے والوں کی بڑی تعداد مذہب اسلام کو ہی ماننے والی رہی ہے۔ لیکن پہلی جنگ عظیم کے بعد خلافت عثمانیہ کے زوال کے ساتھ ہی 1917ء میں اس شہر اور فلسطین کے دوسرے علاقوں پر برطانیہ نے

قبضہ کرلیا تھا اور پھر آہستہ آہستہ دنیا کے کونے کونے سے یہودیوں کو آباد کرکے مسلمانوں کی اس سرزمین (فلسطین) پر 1948ء میں ایک ایسے ناجائز ملک کے قیام کا اعلان کردیا جو آج تک پورے خطہ کے امن وسکون کے لیے خطرہ بنا ہوا ہے۔ خلافت عثمانیہ کے آخری باختیار خلیفہ عبدالحمید ثانی پر جب مغربی طاقتوں نے فلسطین کو یہودیوں کو دینے یا وہاں یہودیوں کو آباد کرنے کے تعلق سے دباؤ ڈالا تو اُن کا جواب تاریخ کا حصہ بن گیا: میں سرزمین فلسطین کا ایک انچ بھی یہودیوں کو نہیں دوں گا کیونکہ فلسطین میرا نہیں بلکہ امت کا ہے اور امت نے اس سرزمین کی حفاظت کے لیے اپنا خون بہایا ہے۔ 1948ء سے 1967ء تک القدس شہر مسلمانوں کے ملک "اردن" کا ہی ایک حصہ رہا۔ 1967ء میں عرب اسرائیل جنگ کے بعد مغربی ممالک کی بھرپور مدد سے فلسطین کے دیگر علاقوں کے ساتھ القدس شہر پر بھی اسرائیل نے قبضہ کرلیا۔ اس طرح 1967ء میں وہ مقدس شہر بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گیا، جہاں مسجد اقصیٰ واقع ہے جو مسلمانوں کا قبلہ اوّل ہے۔

شہر القدس (یروشلم) سے جہاں مسلمانوں کا خصوصی تعلق ہے، وہیں یہودیوں اور عیسائیوں کے لیے بھی یہ مقدس سرزمین ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بھتیجے حضرت لوط علیہ السلام نے عراق سے بیت المقدس کی طرف ہجرت فرمائی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے ایک بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام اور ان کے بعد آنے والے تمام انبیاء کرام (حضرت یعقوب، حضرت سلیمان، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام وغیرہ) کا تعلق اسی سرزمین سے ہے۔ عیسائیوں کا خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش بھی یہی شہر ہے۔ یہودیوں کے عقیدہ کے مطابق حضرت سلیمان علیہ السلام کی تیار کردہ عبادت گاہ (ہیکل سلیمانی) کا تعلق بھی اسی سرزمین سے ہے۔ سرور کائنات وآخری نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں جو مکہ مکرمہ میں مقیم تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اس شہر پر مسلمانوں کے فتح یابی سے قبل تک اس سرزمین میں یہودیوں اور عیسائیوں کے درمیان متعدد جنگیں ہوئی ہیں جن میں ہزاروں افراد کا قتل عام ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ فلسطینی علاقے خاص کر بیت المقدس پر جو اسرائیل نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی آزادی کا فیصلہ فرمائے۔ آمین۔

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی سنبھلی (www.najeebqasmi.com)

Free Jerusalem from Clutches of Israel

Last year, prior to holding of presidential elections in the USA, various peace-loving organizations, institutions and numerous political figures had voiced their concerns over the threat it poses to the world peace and security, should Trump be elected as the President of United States. Following Trump's winning of the US Presidential election; numerous anti-Trump protests and demonstrations were staged even in America having no precedent in the US history. In addition, the terrorist attacks carried out in 2017 in America are a testimony to it. Since becoming the US President on 20th January 2017 till now, the decisions taken by Trump have been widely criticized in America as well as in other countries. This prompted the US judiciary to suspend some of the decisions taken by Trump, which are a source of humiliation to Trump.

Putting his extremism and anti-Muslim policies into practice, Trump on 06th December 2017 announced to move the US embassy from Tel Aviv to the Palestinian capital Jerusalem, disregarding all international laws, resolutions and the international community's unanimous pertinent decisions taken on the matter. It is worth mentioning that about one century ago in December 1917, the British government with its hostile and unjustifiable policies had snatched this holy land from the Ottomans after a month-long battle with them. According to Trump's announcement from now onward the Israeli Capital will be Jerusalem instead of Tel Aviv, despite the fact that Jerusalem is still a Palestinian city on the world map, to which Israel has no right, having unjustifiably occupying the city since 1967. Israel, after announcing to make Jerusalem the capital, out of its stubbornness, moved all government offices including Parliament House, Supreme Court, Prime Minister Office, and President House to Jerusalem. However, no single country of the world has so far accepted Jerusalem as capital of Israel due to the oppressive actions of Israel, for a long period of 37 years since then. Accordingly, no country has its embassy in Jerusalem, and all the embassies are located in Tel Aviv. Pursuant to the US embassy in Jerusalem Act of 1995, the US embassy in Israel was to be moved to Jerusalem by 31st May 1999. However, a long period of 22 years elapsed without implementation of this act, and each time it was postponed for six months. The last time it was postponed on 1st June 2017 by Trump himself. On the 1st December 2017 instead of postponing it for another six months, Trump, under Israeli pressure, has eventually announced on 06th December 2017 to move the US embassy to Jerusalem. This decision has attracted worldwide unrest. Besides Arab countries all Muslim leaders and international institutions have criticized this decision, for such a decision is likely to worsen the world law and order and trigger increasing events of bloodshed, massacre and bloodbath. This oppressive decision may trigger a world war causing tremendous loss worldwide. Therefore, peace-loving people should raise their voices against this decision. The United Nations Organization has already refused to endorse this decision. Muslim rulers should also bury all their mutual differences and exert their

pressure on the US through international and regional agencies, to withdraw its decision. I appeal all Muslims to pray to Almighty Allah to free the Jerusalem from the clutches of Jews. This is because though the five daily prayers are performed in Al-Masjid Al-Aqsa, the city in which it is located is under the control and management of Israel. A shrewd and clever plan is being implemented carefully to decrease the Muslim population and to increase the Jewish population in this city. Now, let us take a glance on the historical facts of this holy land.

Palestine is among the most ancient cities of the world, currently bordering with Jordan, Syria, Lebanon and Egypt. The whole region of (Syria, Lebanon, Palestine and Jordan) collectively is called "*Shaam* or Syria" in history books. The most famous city of Palestine is Al-Qudus which is also called *Baitul Maqdis* and Israel calls it (Jerusalem). This is regarded as a holy city by Muslim, Jews and Christians the three biggest nations having divine scriptures. It is the same holy city where the first Qibla of Muslims is located, toward which Allah's Messenger (PBUH) and his companions faced while offering their Prayers for 16 or 18 months. The first *Qibla* (Direction to which Muslims turn in prayer) was built 40 years after the grand mosque (Makkah Mukarramah) was built. This is the third holiest mosque after the grand mosque (Al-Masjid Al-Haram) at Makkah and the Prophet's Mosque in Madinah. Allah's Messenger (PBUH) has encouraged the Muslim to visit it. It is the same city that houses the Al-Masjid Al–Aqsa to which Muhammad (PBUH) was taken in a night journey from the holy city of Makkah Al-Mukarrama in which he (PBUH) led all the prophets in the prayer. Thereafter, he (PBUH) was taken to heaven to the Almighty Allah. In this journey, the Prophet (PBUH) saw various glimpses of Jannat (paradise) and Hell and met many prophets at each heaven. All these happened during a portion of the night. The journey from Al-Masjid Al-Haram to Al-Masjid Al-Aqsa is called "Isra" and the journey to Allah the Almighty is called "Meraj".

In the16th year of Hijrah (637 G) during the caliphate period of Umar Farooq (May Allah be pleased with him), this holy city (Jerusalem) was conquered and an Islamic state was established. In the caliphate period of Abdul Malik, a splendid Mosque named Al-Masjid Al-Aqsa (at the site of the ancient Al-Masjid Al-Aqsa) and Qubbah Al-Sakhrah was built. In 1099, four hundred and sixty two years after the conquest of Jerusalem, on the occasion of the first crusade, the Christians conquered the city in which 70,000 Muslims were martyred. However, within 88 years, in the year 1188, Salahuddin Ayyubi (May Allah have mercy on him) freed Jerusalem from the clutches of Christians. During the period from 1238-1244 also this city was taken back from Muslims. This city has been in the possession of Muslims from 637 till 1917 excluding a period of 100 years. The majority of this city's population has always been Muslim. However, after the First World War with the decline of Ottoman caliphate, the British captured this territory as well as Palestine. This was followed by the gradual process of settling Jews from around the world and

announcement of an illegitimate Jewish state which has been posing a threat to the safety and security of the whole region since then. When the Western powers exerted their pressure on the last caliph of the Ottoman caliphate Abdul Hameed Thani to give the Palestine to Jews or allowing them to settle there, he replied saying what has now become a historical sentence: "I will not give even an inch of Palestine to Jews, because the Palestine does not belong to me rather it belongs to the Muslim nation (*ummah*), and the Muslim nation has sacrificed with its lives to safeguard this land". During the period from 1948 to 1967, Jerusalem has been a part of Jordan. In 1967 after the Israel-Arab war with the full support of western countries Israel occupied Jerusalem also along with other Palestinian lands. In this way, Muslim lost that holy city where Al-Masjid Al-Aqsa the first Qibla of Muslims is located.

Just as the Muslims have a special reverence for Al-Quds (Jerusalem), Jews and Christians also revere it being the holy land for them. Ibrahim (*AlaihisSalam*) and his nephew Lut (*Alaihis Salam*) had migrated from Iraq to Jerusalem. Out of two sons of Ibrahim (AS), Is'haq (*Alaihis Salam*) and all the prophets after him (Yaqoob, Sulaiman, Musa, Isa and others *AlaihimAssalam*) hailed to this land. Christians believe that *Isa* (*Alaihis Salam*) was born in this city. According to Jewish belief the place of worship built by Sulaiman (Solomon's Temple) is also located in the same city. The last prophet Muhammad (PBUH), is from the progeny of Ismail (*Alaihis Salam*), the second son of *Ibrahim* (*Alaihis Salam*), who inhabited the city of Makkah. Prior to the Muslims' conquest of the city of Jerusalem during the caliphate period of Umar Farooq (May Allah be pleased with him), this city had witnessed multiple wars between the Jews and Christians killing thousands of souls.

We pray to Almighty Allah, to free the Palestine, and especially the Jerusalem unlawfully occupied by Israel. Ameen.

Dr. Mohammad Najeeb Qasmi Sambhali
(www.najeebqasmi.com)

Website	**http://www.najeebqasmi.com/**
Facebook	**MNajeeb Qasmi**
YouTube	**Najeeb Qasmi**
Email	**najeebqasmi@gmail.com**
WhatsApp	**+966508237446**

बैत-उल-मक्दिस को इस्राईल के चंगुल से आज़ाद (मुक्त) किया जाए

अमेरिका में पिछले साल अध्यक्षपद के चुनाव होने से पहले ही दुनिया की कई (विभिन्न) शांतिपूर्ण संगठनों, संस्थानों और राजनीतिक व्यक्तित्वों ने डोनाल्ड ट्रम्प के अध्यक्ष (सदर) बनने पर दुनिया में अमन व सलामती (शांति व सुरक्षा) के लिए ख़तरा (विपत्ति) व्यक्त (इज़हार) किया था, इसलिए ख़ुद अमेरिका में ट्रम्प की जीत (विजय) पर जो विरोधी प्रदर्शन और विरोध हुए वह इससे पहले वहाँ देखने में नहीं आए, तथा २०१७ ई. में अमेरिका में जो आतंकवादी घटनाएँ (वारदात) सामने आईं वह इसके स्पष्ट (साफ़) संकेत (चिन्ह) हैं, २० जनवरी २०१७ ई. को ट्रम्प ने अध्यक्षपद की ज़िम्मेदारी संभालने के बाद से अबतक कई ऐसे फ़ैसले लिए हैं जिनकी वजह से अमेरिका के अलावा कई अन्य देशों में भी वह आलोचना का निशाना बने हैं, ट्रम्प के कुछ फ़ैसलों पर ख़ुद अमेरिकी अदालतों ने भी पाबंदी लगाई जिनपर ट्रम्प को बहुत अपमान (बेइज़्ज़ती) का सामना करना पड़ा.

अपनी चरमपंथी (अतिवाद) और मुस्लिम विरोधी पॉलिसी (निति) का व्यावहारिक प्रदर्शन करते हुए सभी वैश्विक क़ानूनों, संकल्पों (प्रस्तावों) और अंतर्राष्ट्रीय समुदायों के संयुक्त निर्णयों (फ़ैसलों) की धज्जियाँ उड़ा कर ट्रम्प ने ६ दिसंबर २०१७ ई. को यह ऐलान कर डाला कि अब वह अमीरीकी दूतावास को इस्राईल के शहर "तेल अवीव" से हटा कर फ़िलिस्तीनी राजधानी "अल-क़ुदुस" ले जाएगा, जिसको "बैत-उल मक़दिस" भी कहा जाता है, यह बात विचारणीय (महत्वपूर्ण) है कि आज से सो (१००) साल पहले दिसंबर १९१७ ई. में बिर्टिश सरकार ने अपनी क्रूरतापूर्वक (निर्दयतापूर्वक) और हड़पने वाली निति के ज़रिए उस्मानी हुकूमत से लगभग एक महीने की जंग के बाद इस मुक़द्दस (पाक) भूमि को मुसलमानों से छीन लिया था, बहरहाल ट्रम्प के ऐलान के अनुसार अब इस्राईल की राजधानी "तेल अवीव" नहीं बल्कि वह "बैत-उल-मक़दिस" शहर होगा जो आज भी वैश्विक स्तर पर फ़िलिस्तीन का एक शहर है, जिस पर इस्राईल का कोई हक़ नहीं है, क्यूंकि उसने १९६७ ई. से उसपर अवैध क़ब्ज़ा कर रखा है, इस्राईल ने अपनी ज़िद्दसुबूत देकर १९८० ई. में "बैत-उल-मक़दिस" शहर को इस्राईल की राजधानी बनाने का ऐलान करके सभी सरकारी

ऑफिसों के साथ साथ सभी संसद भवन, सुप्रीमकोर्ट और प्रधान मंत्री व राष्ट्रपति के घर "बैत-उल-मक़दिस" शहर में ले गए हैं, लेकिन इस्राईल के इस निर्मोही फ़ैसले (निर्णय) के ३७ साल बीत जाने बावजूद दुनिया के सभी देश ने आजतक "बैत-उल-मक़दिस" शहर को इस्राईली सरकार की राजधानी नहीं माना है, इसी कारण किसी भी देश का इस्राईल के लिए दूतावास "बैत-उल-मक़दिस" शहर में नहीं है, बल्कि सभी दूतावास "तेल अवीव" शहर में ही स्थापित हैं, अमेरिका के "यरुशलम महत्वाकांक्षी (दूतावास) अधिनियम" के १९९५ ई. तहत ३१ मई १९९९ ई. से पहले इस्राईल में अमेरिकी दूतावास को "अलक़ुदुस" शहर स्थानांतरित (मुन्तक़िल) होना था, लेकिन २२ साल (वर्ष) बीतने के बावजूद उस पर आज तक कोई कार्रवाई (प्रकिया) नहीं हो सकी, और हर छ (६) महीने के लिए इसको टाल दिया जाता है, एक जून २०१७ ई. को ट्रम्प भी इसको एक बार टाल चुके हैं, एक दिसम्बर २०१७ ई. को दूसरी बार छ (६) महीने के लिए टालने के बजाय इस्राईल के दबाव में आकर ट्रम्प ने अंत में छ (६) दिसम्बर २०१७ ई. को यह ऐलान कर डाला कि वह "अलक़ुदस" शहर में अपना दूतावास स्थानांतरित (मुन्तक़िल) करेगा, ट्रम्प के इस फ़ैसले (निर्णय) से दुनिया में हलचल मच गई है, अरब देशों सहित मुस्लिम नेताओं और अंतर्राष्ट्रीयसमुदाय ने ट्रम्प के इस फ़ैसले की निंदा की है, क्यूंकि ट्रम्प के इस फ़ैसले (निर्णय) से स्तिथि (हालात) ख़राब होंगे, हत्याकांड और संप्रदायिक्ता में बढ़ोतरी ही होगी, और शर्मनाक फ़ैसले (निर्णय) के कारण दुनिया एक ऐसी जंग की तरफ़ जा सकती है, जिस से दुनिया में तबाही के अलावा कुछ भी प्राप्त नही होगा, इसलिए शांतिपूर्वक लोगों को चाहिए कि ट्रम्प के इस फ़ैसले (निर्णय) का डटकर विरोध करें, इसीलिए संयुक्तराष्ट्र ने भी ट्रम्प के इस फ़ैसले (निर्णय) को मानने से इंकार कर दिया है, मुस्लिम शासकों को चाहिए कि इस मौक़े पर आपसी मतभेदों को पीछे डालकर एक आवाज़ से अंतर्राष्ट्रीयसमुदायों और क्षेत्रीय संगठनों के जरिए से अमेरिका पर दबाव डालें कि वह अपने शर्मनाक फ़ैसले (निर्णय) तुरंत वापस ले, तथा इस अवसर पर मुसलमानों से अपील है कि "क़िब्ला-ए-अव्वल" (पहले क़िब्ले) की यहूदियों के चुंगल से पूरी स्वतंत्रता (आज़ादी) के लिए अल्लाह तआला से विशेष दुआएँ करें, क्यूंकि "मस्जिद-ए-अक़सा" में निश्चित रूप से पांचों वक़्त की नमाज़ पढ़ी जाती है, परंतु जिस शहर में "मस्जिद-ए-अक़सा" स्थापित है यानी "बैत-उल-मक़दिस" उसकी पूरी क़ानूनी व्यवस्था (कंट्रोल) इस्राईली सरकार के पास है, और इस मुक़द्दस (पाक) शहर में मुसलमानों की

आबादी (जनसंख्या) को कम करने और यहूदियों की आबादी (जनसंख्या) बढ़ाने पर पूरे नियोजन (संयंत्र) के तहत काम किया जा रहा है, आइय! इस अवसर पर उस मुक़द्दस (पाक) भूमि के बारे में ऐतिहासिक तथ्यों से जानकारी प्राप्त करें.

फ़िलिस्तीन दुनिया के पुराने देशों में से एक है, जिसकी सीमाएं इस समय जॉर्डन, सीरिया, लेबनान और मिस्र से मिलती है, यह हक़ीक़त में पूरा क्षेत्र (सीरिया, लेबनान, फ़िलिस्तीन और जॉर्डन) ऐतिहासिक किताबों में सीरिया देश के नाम से पुकारा जाता है, फ़िलिस्तीन का सबसे मशहूर (प्रसिद्ध) शहर "अलक़ुद्स" है, जिसे "बैत-उल-मक़दिस" भी कहते हैं, और इस्राईल इसे यरुशलम (**Jerusalem**) कहता है, मुसलमानों, ईसाई और यहूदियों तीनों बड़े आसमानी धर्मों के लिए मुक़द्दस (पाक) शहर है, इसी मुबारक शहर "अलक़ुदुस" में "क़िब्ला-ए-अव्वल" (पहला क़िब्ला) स्तिथ (मौजूद) है, जिसकी तरफ़ नबी-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहिवसल्लम और सहाबा-ए-किराम रज़ियल्लाहु अन्हुम ने लगभग १६ या १८ महीने नमाज़े पढ़ी हैं, इस "क़िब्ला-ए-अव्वल" (पहले क़िब्ले) की स्थापना मस्जिद-ए-हराम (मक्का मुकर्रमा) के चालीस वर्ष बाद हुई, मस्जिद-ए-हराम और मस्जिद-ए-नबवी के बाद सबसे पुण्य (पवित्र) और उच्च स्थान "मस्जिद-ए-अक़्सा" है, जिसको देखने के लिए नबी-ए-अकरम सल्लल्लाह् अलैहिवसल्लम मुसलमानों को शिक्षा दी है, उसी भूमि में स्थापित "मस्जिद-ए-अक़्सा" की तरफ़ एक रात आप सल्लल्लाहु अलैहिवसल्लम को मक्का मुकर्रमा से ले जाया गया, और वहाँ आप सल्लल्लाहु अलैहिवसल्लम ने तमाम नबियों की इमामत फ़रमा कर नमाज़ पढ़ाई, फिर बाद उसी भूमि से आप सल्लल्लाहु अलैहिवसल्लम को आसमानों में ले जाया गया, जहाँ आप सल्लल्लाहु अलैहिवसल्लम की अल्लाह तआला के दरबार में हाज़िरी हुई, इस सफ़र (यात्रा) में आप सल्लल्लाहु अलैहिवसल्लम ने जन्नत (स्वर्ग) और जहन्नम (नरक) के विभिन्न दृश्य (नज़ारें) देखे और सात आसमानों पर आप सल्लल्लाहु अलैहिवसल्लम की कई अंबिया-ए-किराम से मुलाक़ात हुई, यह पूरी घटना रात के एक हिस्से में हुई, मस्जिद-ए-हराम से "मस्जिद-ए-अक़्सा" के इस सफ़र (यात्रा) को "इसरा" और "मस्जिद-ए-अक़्सा" से अल्लाह तआला के दरबार में हाज़िरी के इस सफ़र (यात्रा) को "मेराज" कहा जाता है.

१६ हिजरी (६३७ ई.) में हज़रतउमर फ़ारूक़ रज़ियल्लाहुअन्हु के ख़िलाफ़त के समय में इस मुबारक शहर (बैत-उल-मक़दिस) पर विजय प्राप्त करके वहाँ इस्लामी हुकूमत

की स्थापना हूई, ख़लीफ़ा अब्दुल मलिक के ज़माने में यहाँ शानदार (आकर्षक) "मस्जिद-ए-अक़्सा" और "क़ुब्बतुस्सख़रा" निर्माण किया गया, बैत-उल-मक़दिस की विजय प्राप्त होने के ४६२ वर्ष बाद १०९९ ई. में पहले धर्मयुद्ध के अवसर पर ईसाईयों ने इस शहर पर क़ब्ज़ा करके ७० हज़ार मुसलमानों को शहीद कर दिया था, लेकिन सिर्फ़ ८८ वर्ष के बाद ११८७ ई. में हज़रत सलाहुद्दीन अय्यूबी रहिमाहुल्लाहु ने "अलक़ुदुस" शहर को ईसाईयों के क़ब्ज़े से छुड़ाया, १२२८ ई. से १२४४ ई. तक भी इस शहर को मुसलमानों से छीन लिया गया था, बहरहाल यह मुबारक शहर (बैत-उल-मक़दिस) केवल सो साल के अलावा ६३७ ई. से १९१ ई. तक लगातार मुसलमानों के ही क़ब्ज़े में रहा है, और इस शहर में रहने वालों की बड़ी संख्या इस्लाम धर्म को मानने वाली रही है, परन्तु पहले महान युद्ध के बाद "ख़िलाफ़त-ए-उस्मानिया" के गिरावट के साथ ही १९१७ ई. में इस शहर और फ़िलिस्तीन के दूसरे क्षेत्रों पर ब्रिटेन ने क़ब्ज़ा कर लिया था, और धीरे धीरे दुनिया के कोने कोने से यहूदियों को बसा करके मुसलमानों के इस भूमि में (फ़िलिस्तीन) पर १९४८ ई. में एक ऐसे अवैध (नाजाइज़) देश की स्थापना का ऐलान कर दिया, जो आजतक पूरे क्षेत्र की शांति और सुरक्षा के लिए ख़तरा बना हूआ है, "ख़िलाफ़त-ए-उस्मानिया" के अंतिम ख़लीफ़ा अब्दुल हमीद सानी पर जब पश्चिमी ताक़तों फ़िलिस्तीन को यहूदियों को देने या वहाँ यहूदियों को आबाद करने के बारे में दबाव डाला, तो उत्तर (जवाब) इतिहास का हिस्सा (अंग) बन गया: "मैं फ़िलिस्तीन की भूमि का एक इंच भी यहूदियों को नहीं दूँगा, क्यूंकि फ़िलिस्तीन मेरा नहीं बल्कि उम्मत का है, और उम्मत ने इस भूमि की सुरक्षा के लिए अपना ख़ून बहाया है", १९४८ ई. से १९६७ ई. तक "अलक़ुदुस" शहर मुसलमानों के देश जॉर्डन का ही एक हिस्सा (भाग) रहा है, १९६७ ई. में अरब इस्राईल युद्ध के बाद पश्चिमी देशों की भरपूर मदद से फ़िलिस्तीन के अन्य क्षेत्रों के साथ "अलक़ुदुस" शहर पर भी इस्राईल ने क़ब्ज़ा कर लिया, इस तरह १९६७ ई. में वह मुक़द्दस शहर भी मुसलमानों के हाथ से निकल गया, जहाँ "मस्जिद-ए-अक़्सा" मौजूद है जो मुसलमानों का "क़िब्ला-ए-अव्वल" (पहला क़िब्ला) है.

"अलक़ुदुस" शहर (यरुशलम) से जहाँ मुसलमानों का ख़ास (विशेष) संबंध (नाता) है, वहीँ यहूदियों और ईसाईयों के लिए भी यह मुक़द्दस भूमि है, हज़रत इब्राहीम अलैहिस्सलाम और उनके भतीजे हज़रत लूत अलैहिस्सलाम ने इराक़ से "बैत-उल-मक़दिस" की तरफ़ प्रवास (स्थानांतरण) किया था, हज़रत इब्राहीम अलैहिस्सलाम के

दो बेटों में से एक बेटे ह़ज़रत इसह़ाक़ अलैहिस्सलाम और उनके बाद आने वाले तमाम अंबिया-ए-किराम ह़ज़रत याक़ूब, ह़ज़रत सुलेमान, ह़ज़रत मूसा और ह़ज़रत ईसा अलैहिमुस्सलाम आदि का संबंध इसी भूमि से है, ईसाईयों का ख़्याल (विचारधारा) है कि ह़ज़रत ईसा अलैहिस्सलाम की पैदाइश की जगह भी यही शहर है, यहूदियों के विचार (इच्छा) के अनुसार ह़ज़रत सुलेमान अलैहिस्सलाम की तैयार की हुई इबादतगाह (हैकल-ए-सुलेमानी) का संबंध भी इसी भूमि से है, सरवर-ए-काएनात व अंतिम नबी ह़ज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहु अलैहिवसल्लम ह़ज़रत इब्राहीम अलैहिस्सलाम के दुसरे बेटे ह़ज़रत इस्माईल अलैहिस्सलाम की औलाद से हैं जो मक्का मुकर्रमा में रहते थे, ह़ज़रत उमर फ़ारूक़ रज़ियल्लाहू अन्हू के के ख़िलाफ़त के समय में इस शहर पर मुसलमानों के विजय प्राप्त करने से पहले तक इस भूमि पर यहूदियों और ईसाईयों के बीच कई युद्ध हुए हैं, जिनमें हज़ारों लोगों का नरसंहार (क़त्ल-ए-आम) हुआ है.

अल्लाह तआला से दुआ है कि फिलिस्तीनी क्षेत्र विशेषकर बैत-उल-मक़दिस पर जो इस्राईल ने अवैध क़ब्ज़ा कर रखा है, अल्लाह तआला उसकी आज़ादी (स्वतंत्रता) का फ़ैसला फ़रमाए, (आमीन).

डॉ॰ मुहम्मद नजीब क़ासमी संभली (www.najeebqasmi.com)

First Islamic Mobile App in 3 Languages	First Hajj Mobile App in 3 Languages